REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ /۱

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۵ اخاء ۱۳۳۷ ہش | ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۴۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

جیسا کہ سابقہ اطلاعات سے احباب کو معلوم ہو چکا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت گزشتہ سال کی نسبت عام ضعف زیادہ ہونے کے باعث ناساز ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جنرل ڈیگال کی طرف سے الجزائر کے حریت پسند لیڈروں کو پیرس آنے کی دعوت

"قومی لیڈروں کے ساتھ باعزت برتاؤ کیا جائیگا اور مذاکرات کے بعد انہیں بخیریت واپس بھیجدیا جائیگا"

پیرس ۲۴ اکتوبر۔ فرانس کے وزیراعظم جنرل ڈیگال نے الجزائر کے حریت پسندوں سے کہا ہے کہ وہ جنگ بندی کی بات چیت کے لئے اپنے نمائندے پیرس بھیجیں۔ کل انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا فرانس حریت پسندوں کے نمائندوں سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے۔ ان نمائندوں کے ساتھ باعزت برتاؤ کیا جائے گا۔ اور مذاکرات کے بعد انہیں خیر و عافیت کے ساتھ واپس بھیجدیا جائیگا۔

جنرل ڈیگال نے کہا الجزائر کی جنگ میں ایک لاکھ ۲۰ ہزار حریت پسند اور ہزاروں کی تعداد میں فرانسیسی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس خونریزی کا سلسلہ اب ختم ہونا چاہیئے۔ اس سے کسی کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ انہوں نے حریت پسندوں کے عزم و استقلال کو سراہتے ہوئے کہا جن لوگوں نے جنگ شروع کی تھی۔ انہیں اب اپنے گھروں کو واپس چلے جانا چاہیئے۔ آخر میں جنرل ڈیگال نے دعا کی کہ الجزائر میں جلد سے جلد امن قائم ہو جائے۔ الجزائر کی آزاد عبوری حکومت کے وزیراعظم فرحت عباس نے کل قاہرہ میں جنرل ڈیگال کی پیشکش کے بارہ میں اپنی کابینہ سے صلاح مشورہ کیا۔ جب اخبار نویسوں نے ان سے اس بارہ میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے پیشکش پر کسی قسم کا تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ تاہم تونس نے اس پیشکش کو حوصلہ افزا قرار دیا ہے۔ ادھر قاہرہ کے الجزائری باشندوں نے واضح کیا ہے کہ یہ تمام تر آزاد الجزائر کی عبوری حکومت کی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ اس پیشکش کو قبول کرے یا رد کر دے۔ انہوں نے کہا الجزائر کی طرف سے آزاد حکومت ہی کچھ کہنے کی مجاز ہے۔

آٹا گندم، دھان، چاول اور چینی کے سوا دوسری اشیائے خوردنی کی بین الاضلاع نقل و حمل پر کوئی پابندی نہ ہوگی

"بی" زون کے ناظم مارشل لاء لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خاں کے احکام

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ "بی" زون کے ناظم مارشل لاء لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خاں کے ہیڈ کوارٹرز سے یہ احکام جاری کئے گئے ہیں۔ کہ گندم آٹا دھان، چاول اور چینی کے سوا دوسری اشیائے خوردنی کی بین الاضلاع نقل و حمل پر اب کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خاں کی طرف سے جاری کردہ حکم نمبر ۱۴ میں کہا گیا ہے۔ کہ ذخیرہ اندوزی اور چوربازاری کی روک تھام کے انتظامات کے سلسلہ میں حکم دیا جاتا ہے کہ ا۔ جلد خراب ہونے والی چیزوں کے سوا عوامی ضرورت کی دوسری ہر قسم کی اشیاء کا کاروبار کرنے والے تاجر اپنی دوکانوں اور گوداموں میں ریکارڈ رکھیں گے جب متذکرہ ریکارڈ ۳۰ اکتوبر ۲ ... ۱۹۵۸ء تک مکمل ہو جانا چاہیئے ۳۔ فوجی یا سول حکام کے مطالبہ پر کوئی تاجر یہ ریکارڈ دکھانے سے انکار نہیں کر سکے گا۔ ۴۔ نیز وہ ایسے ذخائر کی فروخت روک سکے گا۔ ۵۔ تمام تاجر اور دوکاندار عوام کی اطلاع کے لئے اپنے سارے سامان کا نرخنامہ فی الفور آویزاں کریں گے۔ ۶۔ کوئی شخص اس انتہائی نرخ سے زیادہ قیمت پر کوئی چیز نہ خریدیگا۔ اور نہ ہی فروخت کرے گا۔ جو کہ اس علاقہ میں کسی حکم کے تحت مقرر کی گئی ہو۔

زمین فروخت ہو چکی ہے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ

کچھ عرصہ ہوا میں نے ایک پلاٹ رقبہ دو کنال محلہ دارالصدر کے متعلق ایک عزیز کی جانب سے اعلان کیا تھا۔ کہ وہ قابل فروخت ہے۔ اب دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ پلاٹ فروخت ہو چکا ہے۔ احباب اس کے متعلق مزید خط و کتابت نہ فرمائیں۔ فقط والسلام

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۳/۱۰/۵۸

ایجنسی الفضل کراچی و جہلم

ہمارے ایجنٹ صاحب کراچی (سید غلام شاہ صاحب) اور ایجنٹ صاحب جہلم نے یقین دلایا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد بقایا ادا کر دینگے لہذا تا اطلاع ثانی یہ دونوں ایجنسیاں جاری رہیں گی۔

(منیجر روزنامہ الفضل)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ اکتوبر

مختلف نظریات

جہاں تک نظریات زندگی کا تعلق ہے۔ اس وقت دنیا کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک نظریہ یہ ہے کہ ہر انسان اپنی معیشت کے حاصل کرنے میں پورا پورا آزاد ہے۔ وہ اپنی محنت اور قابلیت سے جتنی چاہے دولت پیدا کرے۔ سوا چند قانونی پابندیوں کے اس کے راستہ میں کوئی روک نہیں ہے۔ ہر انسان خواہ دولت کسی ذریعہ سے اس کو ملی ہو اس کے خرچ کرنے کا پورا اختیار رکھتا ہے۔ اس طریق کو اس طرح بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ اس نظریہ کے مطابق ذاتی ملکیت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے حکومت اس پر بعض پابندیاں عائد کرتی ہے جیسا کہ ٹیکس وغیرہ کی ادائیگی لیکن یہ پابندیاں اس کے بنیادی حق ملکیت کو بہر طور قائم رکھتی ہیں۔

یہ نظریہ دراصل قدیم اور مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ جب سے دنیا بنی ہے دنیا میں یہی طریق زیادہ مقبول چلا آیا ہے اور جس طرح انسان کی دیگر باتوں میں برائیاں سر نکال لیتی ہیں۔ اسی طرح اس طریق زندگی سے بھی معاشرت میں بہت سی برائیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ اس طریق کی بنیادی بیماری یہ ہے کہ انسان خود غرض حریص اور طامع ہو جاتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ خواہ کسی ذریعہ سے جتنی دولت سمیٹ سکتا ہے سمیٹ لے۔ مشینی دور سے پہلے یہ رجحان اتنا خطرناک نہیں تھا۔ لیکن جب سے صنعت و حرفت اور تجارت میں وسعتیں پیدا ہوئی ہیں۔ اور بڑے بڑے کارخانے قائم کرنے کا امکان پیدا ہوا ہے۔ اس طریق کی وجہ سے دنیا دو حصوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ ایک حصہ جو تعداد کے لحاظ سے تو اقلیت میں ہے حد دولت مند ہو گیا ہے۔ وہ دنیا کی ہر نعمت ہر قیمت پر خرید سکتا ہے۔ اور جتنی عیاشانہ زندگی چاہے گزار سکتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں انسانوں کی اکثریت ان لوگوں پر مشتمل ہے۔ جن کی ابتری کی انتہا یہ ہے

کہ بعض کو دو وقت پیٹ بھر کر روٹی بھی نصیب نہیں ہوتی۔ اور باوجود دن رات محنت کرنے کے اپنا اور اپنے بال بچوں کا گزارہ نہیں کر سکتے

ظاہر ہے کہ ایسے حالات کا ردِ عمل ضروری تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ شروع ہی سے حساس لوگ اس تفاوت کا حل سوچنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ چونکہ یہ تفاوت یورپ میں ہی نمایاں ہو رہا تھا۔ اس لئے وہیں کئی قسم کی تحریکیں پیدا ہوئیں۔ جو معاشرہ کے اس رخنہ کو پُر کرنے کے لئے کوشش کرتی رہیں۔ ان تحریکوں کا مجموعی نام سوشلزم رکھا جا سکتا ہے۔ اس نظریہ کا ماحصل یہ ہے۔ کہ دنیا کے تمام ذرائع پیداوار مشترک ہونے چاہئیں۔ اور کوئی واحد انسان یا انسانوں کی کوئی ٹولی کسی دولت پر ذاتی ملکیت نہیں رکھ سکتی۔ بظاہر تو یہ نظریہ شاید بڑا خوش آئند معلوم ہوتا ہے۔ اور ان لوگوں کے لئے جو دولت اور سرمایہ سے محروم ہیں بظاہر بڑا پُر امید ہے لیکن کافی عرصہ کے تجربہ کے بعد ثابت ہو چکا ہے۔ کہ یہ نظریہ بھی غیر قدرتی ہے۔ نیز سرمایہ داری سے بھی کہیں بڑھ کر خطرناک ہے

اس نظریہ کے غیر قدرتی ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس کی سب سے واضح صورت موجودہ اشتراکیت جہاں کہیں بھی نافذ کی گئی ہے۔ اس کے لئے جبر کا استعمال ضروری سمجھا گیا ہے۔ دوسرے اگرچہ موجودہ مغربی سرمایہ داری کی بنیادیں بھی اصل الحاد میں استوار کی گئی ہیں۔ لیکن اشتراکیت کا تمام ڈھانچہ ہی مادہ پرستی پر رکھا گیا ہے سرمایہ داری میں الحاد ایک اختیاری چیز ہے۔ لیکن اشتراکیت میں لازمی قرار دی گئی ہے جو اس کو اور بھی غیر قدرتی بنا دیتی ہے یہ تو خیر ایک جملہ معترضہ ہے۔ اصل بات جو ہم یہاں کہنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اگر مغربی سرمایہ داری نے معاشرہ میں سخت خرابیاں پیدا کی ہیں تو اس کے

ردِ عمل اشتراکیت نے بھی کوئی خاطر خواہ حل پیش نہیں کیا۔ بلکہ معاشرہ کو اور بھی ناقابل برداشت بنا دیا ہے۔

اس طرح آج دنیا دو بڑے بلاکوں سرمایہ دارانہ جمہوریت اور اشتراکیت میں تقسیم ہو گئی ہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے دونوں بلاک ایک دوسرے پر غیر معلوم طور پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ سرمایہ دار ملکوں میں ایک طرف تو دولت مند طبقہ پر زیادہ سے زیادہ پابندیاں لگائی جا رہی ہیں۔ اور دوسری طرف محنت پیشہ طبقہ کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں مہیا کی جا رہی ہیں۔ اسی طرح اگرچہ اشتراکی بلاک میں یہ آثار ابھی پوری طرح نمایاں نہیں ہوئے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جبر کا شکنجہ کچھ کچھ ڈھیلا پڑ رہا ہے یہ کہنا تو مشکل ہے۔ کہ مستقبل میں کیا صورت پیدا ہوگی۔ اور اشتراکی ممالک کبھی مغربی جمہوری نظریات اختیار کرتے ہیں یا نہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ فولادی دیوار جو اشتراکی ممالک نے اپنے گرد تعمیر کی ہوئی ہے اس میں بلاشبہ رخنے پیدا ہوتے ہوئے صاف نظر آ رہے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ دونوں نظاموں میں اپنی اپنی جگہ کچھ خوبیاں بھی ہیں۔ اور کچھ برائیاں بھی ہیں۔ اگر دونوں نظاموں کی اچھائیاں لے لی جائیں اور دونوں کا اس طرح امتزاج ہو جائے۔ کہ دونوں کی برائیاں کم سے کم ہو جائیں تو یقیناً دنیا میں ایک کافی صحت مند نظام نشو و نما پا سکتا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سرمایہ دارانہ نظام میں طبقاتی تفاوت ناقابل برداشت ہے۔ لیکن اس کا علاج جس طرح اشتراکیت کرنا چاہتی ہے۔ وہ بھی نہایت غیر فطری ہے ذاتی ملکیت کا جذبہ فطری ہے۔ اور اس کے بغیر ذرائع پیداوار قطعاً فروغ نہیں پا سکتے۔ یہ ایک ایسا جذبہ ہے جس سے انسانی قابلیتیں ابھرتی ہیں۔ اگر اس جذبہ کو مجروح کر دیا جائے تو سستی بے دلی اور اپاہج پن پیدا ہو جاتا ہے۔ اس طرح خاندانی زندگی کی بوقلمونیاں بالکل ختم ہو جاتی ہیں۔ اور زندگی کی دلچسپیاں اپنی موت آپ مر جاتی ہیں

دوسری طرف سرمایہ داری نظام میں یہ بنیادی خرابی ہے۔ کہ روپیہ روپیہ کو کماتا ہے۔ جو لوگ سرمایہ رکھتے ہیں اور اس کو استعمال کرنے کا سلیقہ رکھتے ہیں۔ وہ موجودہ زمانہ میں بغیر محنت کرنے

کے تمام دولت سمیٹ لیتے ہیں۔ اور مزدور کو جن کی محنت سے دولت پیدا ہوتی ہے۔ نہایت تنگی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ جو آئے دن سٹرائیکوں اور اسی قسم کے دوسرے فسادات کا باعث ہو رہی ہے۔ بے شک امریکہ وغیرہ ممالک میں اس کا علاج کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور بعض دوسرے ممالک میں بھی فلاحی حکومتیں قائم ہو رہی ہیں لیکن اس کے باوجود امراء اور غرباء کا طبقاتی فرق روز بروز زیادہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پھر حقیقت یہ ہے کہ مغربی جمہوری طریقوں میں بھی ایک بڑی حد تک جبر سے کام لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن زیادہ جبر بہرحال ایک غیر فطری طریقہ ہے۔ اور اس پر زیادہ انحصار کرنا معاشرہ کی خرابیوں کو دور نہیں کر سکتا۔

اس طرح مغربی جمہوری نظام اور اشتراکیت دونوں کی ناکامی واضح کرتی ہے۔ کہ کوئی ایسی بیماری موجود ہے۔ جو دونوں میں مشترک ہے جس کی وجہ سے نہ تو وہ خالص صورت میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اور نہ ان کا امتزاج ہی پسندیدہ نتائج برآمد کر سکتا ہے اس بیماری کا کھوج دانشمندوں نے لگایا ہے۔ تو اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اس کا واحد سبب اخلاقی اور روحانی اقدار کا فقدان ہے۔ جو آج کے معاشرہ میں گھس آیا ہے۔ یہی فقدان ہے۔ جو بہترین قوانین کو بھی مفلوج کر رہا ہے۔ مغربی جمہوری سرمایہ داری نظام ذاتی ملکیت کو تسلیم کرتا ہے۔ یہ صحیح ہے لیکن اخلاقی اور روحانی اقدار کے فقدان کی وجہ سے انسان زیادہ سے زیادہ حریص بنتا جا رہا ہے۔ اور فالتو کمائی بجائے معاشرہ پر خرچ کرنے کے ذاتی عیاشیوں پر خرچ کرنا اپنا حق سمجھتا ہے۔ جبری قوانین بنانے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ افراد یا فرمیں اپنی فاضل کمائی جس پر مثلاً سپر ٹیکس لگ سکتا ہے۔ اس کی سطح سے کم کرنے کے لئے فضول خرچیوں کی پناہ لیتے ہیں۔ چنانچہ امریکہ وغیرہ ممالک میں یہی ہو رہا ہے۔ اگر ان سرمایہ داروں کی اخلاقی اور روحانی قوتیں بیدار ہوں تو وہ ایسا نہ کریں۔ بے شک ایک حد تک جبر ضروری ہے لیکن بہترین معاشرہ صرف طوعی ذمہ داریوں ہی سے تعمیر و تکمیل پا سکتا ہے۔ اسلام اس لحاظ سے بہترین نظام پیش کرتا ہے۔ اس کی وضاحت آئندہ کی جائے گی۔

ماپ اور تول کے بارے میں قرآنی احکام

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

اسلام کامل دین ہے اور قرآن مجید تامع شریعت ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جس کیلئے اسلامی شریعت میں صحیح اور موزوں احکام موجود نہ ہوں۔ زندگی و موت، شادی غمی، صلح و جنگ، اخلاق و عبادات اور لین دین۔ الغرض ہر شعبۂ عمل کے لئے اسلام میں ایسے جامع اوامر موجود ہیں جن سے بہتر متصور نہیں ہو سکتے۔

اسلام نے باہمی معاملات اور انسانی حقوق کو بہت اہمیت دی ہے حقوق العباد کی ادائیگی پر انتہائی زور دیا ہے۔ اور ایسا ہونا لازمی تھا کیونکہ اسلام تبتّل اور رہبانیت کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام کے رُو سے کامل مومن وہ ہے جو دُنیا میں رہتا ہُوا اور دنیاوی معاملات کو سرانجام دیتا ہُوا اسلامی احکام کی پابندی کرتا ہے اور اعلیٰ اخلاق کا ثبوت دیتا ہے۔ درحقیقت انسان کے اندرونی تقویٰ کے امتحان کا ذریعہ ہی یہی ہے کہ دیکھا جائے کہ وہ اپنے معاملات میں کیسا ہے۔ اس کا برتاؤ بنی نوع انسان کے ساتھ کیسا ہے اور وہ کس طرح پاکیزگی اور خدا ترسی سے دوسروں کے حقوق ادا کرتا ہے۔ جو شخص اس پہلو سے ناقص ہوتا ہے اس کی ظاہری عبادات اسے کامل نفع نہیں پہنچا سکتیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے خیرکم خیرکم لاھلہ۔ کہ تم میں سے نیک اور بہتر انسان وہ ہے جس کا سلوک اپنے اہل وعیال سے زیادہ اچھا ہے۔

قرآن مجید نے جن تمدنی احکام پر خاص طور پر زور دیا ہے اور اسے نیکی اور تقویٰ کا مدار قرار دیا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ تجارتی معاملات اور لین دین میں پاکیزگی، دیانتداری اور صحیح طریق اختیار کیا جائے تا ناجائز نفع اندوزی، ماپ اور تول میں کمی، ذخیرہ اندوزی، غلط بیانی اور دھوکہ بازی کو قرآن مجید نے نہ صرف حرام قرار دیا ہے بلکہ ان امور کو تجارت کے لئے تباہ کن قرار دیا ہے اور بنی نوع انسان پر انتہائی ظلم ٹھہرایا ہے۔ چاہیئے کہ اس ملک کے باشندے جن کی بہت بڑی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ قرآن مجید کے ان احکام پر پوری توجہ دیں اور ان پر پورا پورا عمل کریں تا انہیں دین و دنیا میں سربلندی حاصل ہو اور وہ اپنے لئے اور دینِ اسلام کے لئے نیک نامی کا موجب ہوں۔ تجارتی امور میں پاکیزگی اور دیانتداری کو اتنی اہمیت حاصل ہے کہ قرآن مجید کے بیان کے مطابق اللہ تعالیٰ نے توحید کے قیام کے علاوہ اس ایک اصلاح کے لئے ایک عظیم الشان نبی حضرت شعیب علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا قرآن مجید فرماتا ہے:-

(۱) و الیٰ مدین اخاھم شعیبًا قال یٰقوم اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ قد جاءتکم بیّنۃ من ربّکم فاوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا النّاس اشیاءھم ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا ذٰلکم خیر لکم ان کنتم مؤمنین ٥ (الاعراف: ۸۵)

ترجمہ: ہم نے مدین قوم کی طرف ان میں سے ہی شعیبؑ کو رسول بنایا۔ انہوں نے کہا کہ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارے لئے کوئی معبود نہیں۔ تمہارے رب کی طرف سے تم پر بیّنات واضح ہو چکے ہیں تم ماپ اور تول کو پورا پورا ماپو اور تولو۔ لوگوں کو ان کی چیزیں کم مت دو۔ اس طرح سے تم ملک میں اصلاح کے بعد فساد پھیلانے کا موجب مت بنو۔ اگر تم مومن ہو تو یہ طریق تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔"

(۲) والیٰ مدین اخاھم شعیبًا قال یٰقوم اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ ولا تنقصوا المکیال والمیزان انّی ارٰکم بخیر وانّی اخاف علیکم عذاب یوم محیط ٥ ویٰقوم اوفوا المکیال والمیزان بالقسط ولا تبخسوا النّاس اشیاءھم ولا تعثوا فی الارض مفسدین ٥ بقیّت اللہ خیر لکم ان کنتم مؤمنین وما انا علیکم بحفیظ ٥

(ہود: ۸۴-۸۶)

ترجمہ:- ہم نے اہل مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو نبی بنا کر بھیجا۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے دیگر تم لوگوں کو ماپ کر یا تول کر دیتے وقت کم نہ دیا کرو۔ میرے خیال میں تمہاری مالی حالت اچھی ہے اور تمہارے اس بُرے رویّہ کے نتیجہ میں۔ مجھے تباہ کن عذاب کے دن کا خطرہ ہے۔ اے میری قوم! انصاف کے ساتھ ماپ اور تول پورا پورا دو اور لوگوں کی چیزوں میں انہیں کم نہ دو۔ اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ۔ اگر تم مومن ہو تو خدا تعالےٰ کا دیا ہُوا نفع تمہارے لئے بہتر ہے البتہ میں تم پر داروغہ نہیں ہوں۔"

(۳) اوفوا الکیل ولا تکونوا من المخسرین ٥ وزنوا بالقسطاس المستقیم ٥ ولا تبخسوا النّاس اشیاءھم ولا تعثوا فی الارض مفسدین ٥ واتقوا الّذی خلقکم والجبلّۃ الاوّلین (الشعراء: ۱۸۲-۱۸۴)

ترجمہ:- حضرت شعیبؑ نے کہا کہ لوگو! ماپ پورا دو اور دوسروں کو کم مت دو۔ ٹھیک اور درست ترازو سے وزن کیا کرو۔ لوگوں کی چیزوں میں انہیں کمی نہ کرو۔ اور اس طرح ملک میں فساد برپا کرنے مت پھرو۔ اس خدا کا خوف کرو جس نے تم کو پیدا کیا ہے۔ ایسا ہی اپنے باپ دادوں کا بھی لحاظ کرو۔"

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ مدین قوم کی ماپ و تول کی کمی کی خرابی کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا تھا انہوں نے اپنی قوم کو بر ملا بتا دیا کہ یہ طریق ہلاکت اور بربادی کا طریق ہے اس سے ملک و قوم میں فساد برپا ہوگا اور انجام کار تم رب خدا کے عذاب کا نشانہ بنو گے قرآن مجید میں یہ ذکر محض تاریخی واقعہ کے طور پر بیان نہیں ہُوا۔ قرآن مجید تاریخ کی کتاب نہیں ہے۔ بلکہ یہ سارا بیان مسلمانوں کے لئے عبرت اور موعظت ہے اور اس میں انہیں سبق دیا گیا ہے کہ تجارتی بددیانتی قوموں کو برباد کر دیتی ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ ماپ اور تول میں دھوکہ بھی مہلک ہے اور ایسی گراں فروشی بھی حرام ہے جس سے خریداروں کو ان کا صحیح حق نہ ملتا ہو۔ آیت ولا تبخسوا النّاس اشیاءھم میں اسی کی تصریح ہے۔

اب ہم ذیل میں قرآن مجید کی دس آیات مع ترجمہ درج کرتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے واشگاف طور پر مسلمانوں کو ہدایت فرمائی ہے۔ کہ وہ تجارتی بددیانتی سے کلّی اجتناب اختیار کریں۔ اور تجارت کے معاملات میں کامل دیانت و امانت کو اپنا شعار بنائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱) واوفوا الکیل اذا کلتم وزنوا بالقسطاس المستقیم ذٰلک خیر واحسن تاویلًا۔

(بنی اسرائیل ۳۵)

ترجمہ:- جب ماپ کرو تو ٹھیک

ماپ کرو۔ اور جب وزن کرو تو ٹھیک ترازو سے وزن کرو۔ یہ طریق مفید ہے اور بلحاظ انجام یہی بہتر ہے۔

۲۔ ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون الا یظن اولٰئک انھم مبعوثون۔ لیوم عظیم یوم یقوم الناس لرب العالمین۔

(تطفیف ۱-۶)

ترجمہ:۔ ان خسارہ دہندگان کے لئے ہلاکت اور تباہی ہوگی۔ جو لوگوں سے لیتے وقت تو پورا ماپتے اور تولتے ہیں لیکن جب لوگوں کو دیتے ہیں تو ماپ اور تول میں انہیں کم دیتے ہیں کیا ان لوگوں کو اس عظیم دن میں اٹھائے جانے کا خیال نہیں۔ جب سب لوگ خدائے رب العالمین کے سامنے پیش ہوں گے۔"

نوٹ:۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ "مطففین" میں وہ سب لوگ شامل ہیں جو اپنا حق تو پورا لے لیتے ہیں۔ مگر دوسرے کا حق پورا ادا نہیں کرتے۔ ملازمین جو تنخواہ تو پورے وقت کی لیتے ہیں۔ مگر کام پورا نہیں کر سکتے وہ بھی مطففین کی ذیل میں آتے ہیں ایسا ہی دوسرے کارکن لوگ بھی جو مزدوری کے مطابق کام نہیں کرتے اسی زمرہ میں شامل ہیں۔

۳۔ ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن حتی یبلغ اشدہ واوفوا الکیل والمیزان بالقسط لا نکلف نفساً الا وسعھا واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربی وبعھد اللہ اوفوا ذلکم وصّٰکم بہ لعلکم تذکرون

(الانعام ص۱۵۲)

ترجمہ:۔ یتیم کے بالغ ہونے تک اس کے مال کی بہترین نگرانی کرو۔ ماپ اور تول کو انصاف سے درست رکھو ہم نے ہر شخص کو اس کے مقدور کے مطابق مکلف کیا ہے۔ جب تم بات کرو خواہ اس کا تعلق کسی رشتہ دار سے ہی ہو تو ہمیشہ عدل وانصاف کو مدنظر رکھو۔ اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تاکیدی احکام اس لئے دئے ہیں تا تم نصیحت حاصل کرو۔

۴۔ والسماء رفعھا ووضع المیزان ۵ الا تطغوا فی المیزان ۵ واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان ۵

(الرحمن ۷-۹)

ترجمہ:۔ اللہ نے آسمانوں کو بلند کیا اور ہر چیز کا توازن مقرر فرما دیا۔ تا تم وزن کرنے میں زیادتی مت کرو وزن کو انصاف سے قائم کرو اور ترازو میں کسی طرح کی کمی نہ کرو۔

۵۔ الذین یأکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس ذلک بأنھم قالوا انما البیع مثل الربوا وأحل اللہ البیع وحرم الربوا فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فانتھی فلہ ما سلف وامرہ الی اللہ ومن عاد فاولئک اصحاب النار ھم فیھا خلدون

(البقرہ ۲۷۵)

ترجمہ:۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں ان کا عروج یا حشر اسی طرح کا ہوگا۔ جس طرح مخبوط الحواس دیوانہ کا ہو۔ کیونکہ وہ خیال کرتے ہیں کہ تجارت اور سود خوری یکساں ہے۔ حالانکہ خداوند تعالیٰ نے خرید فروخت کو حلال ٹھہرایا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ جو اپنے رب کے حکم کے پہنچنے کے بعد باز آجائیں ان پر ماضی کے لئے کوئی گرفت نہیں ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے ہے ہاں آئندہ سود خوری کا ارتکاب کرنے والے لمبے عرصہ تک جہنم میں ٹھہرنے والے ہوں گے۔

۶۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم۔ یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون۔

(توبہ ۳۴-۳۵)

ترجمہ:۔ جو سونے اور چاندی کے خزانے جمع کرتے ہیں اور انہیں راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے۔ ان کو دردناک عذاب کی خبر دے دو۔ جس دن دوزخ کی آگ میں یہ خزانے اور ذخیرے تپا کر ان کے ماتھوں ان کے پہلوؤں اور پیٹھوں پر داغ دیا جائے گا۔ اور انہیں کہا جائے گا کہ تم نے اپنے لئے ہی سرمایہ جمع کیا تھا۔ اب اسے چکھو۔

۷۔ ام لھم نصیب من الملک فاذاً لا یؤتون الناس نقیراً

(النساء ۵۳)

ترجمہ:۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ جب ان کو اقتدار ملے گا تو دوسرے لوگوں کو کھجور کی گٹھلی تک دینے کے روادار نہ ہوں گے

۸۔ کلا بل لا تکرمون الیتیم۔ ولا تحاضون علی طعام المسکین و تأکلون التراث اکلاً لمّاً۔ وتحبون المال حباً جماً۔

(الفجر ۱۷-۲۰)

ترجمہ۔ خبردار! تم لوگ یتیم کی عزت نہیں کرتے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے بلکہ سارا سرمایہ سمیٹ کر نگل جانا چاہتے ہو اور مال سے انتہائی محبت کرتے ہو۔

۹۔ الشیطان یعدکم الفقر ویأمرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلاً واللہ واسع علیم (البقرہ ۲۶۸)

ترجمہ:۔ شیطان تمہیں تنگ دستی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کے ساتھ دوسروں کی حق تلفی کرنے کا حکم دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے ہاں سے مغفرت دینے کا وعدہ فرماتا ہے اور اپنے فضل سے نوازنے کی خبر دیتا ہے۔ اللہ بڑی وسعتوں والا علیم ہے۔

۱۰۔ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بھا الی الحکام لتأکلوا فریقاً من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون

البقرہ ۱۸۸

ترجمہ خود بھی باہم ناجائز ذرائع سے مال نہ کھاؤ اور نہ ہی حکام کو رشوت دو۔ تا اس طرح پر سراسر حرام کے طور لوگوں کے اموال کا ایک حصہ حاصل کرو۔ حالانکہ تم جانتے ہو۔"

ان اور ایسی ہی دیگر قرآنی آیات میں معاملات کی جس اعلیٰ دیانتداری کی تلقین کی گئی ہے اس پر سب مسلمانوں کو عمل کرنا چاہیئے تا وہ خدا کے ہاں بھی عزت پائیں اور اپنی قوم اور اپنے ملک کے لئے بھی بہتر وجود ثابت ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے

خاکسار

ابو العطاء جالندھری

تقریب رخصتانہ

ربوہ ۔ مورخہ ۲۲ اکتوبر بروز بدھ مکرم سید محمود عالم صاحب سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی صاحبزادی حمیدہ تنویر صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ آپ کا نکاح مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۷ مئی ۱۹۵۸ء کو مکرم شیخ نذیر احمد صاحب بشیر ابن مکرم جناب شیخ محمد عبد الرزاق صاحب آف حیدرآباد دکن کے ہمراہ پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں بہت سے مقامی احباب کے علاوہ از راہ شفقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جو مکرم منصور احمد صاحب انڈونیشین نے کی۔ مکرم محمد افضل اکبر صاحب نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور بفضلہ تعالیٰ یہ مثمر ثمرات حسنہ ثابت ہو۔ آمین۔

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چوہدری اعجاز نصر اللہ خاں صاحب کو وقف سے فارغ کر دیا گیا ہے

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

اسرائیل

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

تجارت

مشرق وسطیٰ میں اگر تیل کا ذخیرہ دریافت نہ ہوتا تو شاید اس کا بیرونی دنیا سے کوئی تجارتی تعلق قائم نہ ہوتا۔ اب بھی وہاں تیل کے سوا اور کوئی قابل ذکر تجارتی ادارہ نہیں۔ لیکن فلسطین میں یہودیوں نے بڑے بڑے تجارتی ادارے قائم کر رکھے ہیں جن کی شاخیں ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان میں سب سے مشہور وہاں کا ہستادروت نامی ادارہ ہے یہ ادارہ صرف سرمایہ جمع نہیں کرتا بلکہ ملک کی تعمیر، اصلاح و ترقی میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیتا رہتا ہے۔ بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنانے۔ دلدلوں کو خشک کرنے تعلیمی مرکز اور صحت گاہیں کھولنے میں دل کھول کر دولت خرچ کرتا ہے۔

اخبارات

مشرق وسطےٰ کے اہم انتظامات نہیں نہ وہاں غیر ملکی ایجنسیاں ہیں۔ لیکن یہودیوں کی "نوزائیدہ" حکومت نے سارے ملک میں اخبارات و رسائل کا چسکا پیدا کر دیا ہے۔ وہاں کے لوگ دنیا کے حالات سے اسی طرح واقف ہوتے ہیں جیسے مغربی ممالک کے باشندے۔

دنیا کی ہمدردی

غرض یہودیوں نے فلسطین میں قدم رکھتے ہی ملک کو ہمہ جہتی "ترقی" سے ہمکنار کر دیا۔ زراعت، باغبانی گھریلو دستکاری۔ تجارتی صنعت تعلیم اسپورٹس اور تجارت کو اس قدر فروغ دیا کہ دیکھتے ہی دیکھتے فلسطین کا شمار ترقی یافتہ ملکوں میں ہونے لگا۔ یہ برکت تھی علم۔ قوم پرستی اور اولوالعزمی کی چٹانیں توڑنا۔ نہریں کھودنا۔ دلدل خشک کرنا۔ ریگستان و بنجر زمین میں کھاد ڈالنا۔ طرح طرح کے پھلوں کے باغات لگانا۔ یہی یہودیوں کے وہ کارنامے ہیں جن کے باعث دنیا کی ہمدردی یہودیوں کا ساتھ دینے لگی ہے

یہودیوں کا وہ قافلہ جو ۱۹۱۷ء میں وہاں خیمہ زن ہوا تھا وہ اتنا تیز گام و سبک رفتار نکلا کہ آج مشرق وسطےٰ کا "متحدہ محاذ" بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ توپ و تفنگ کا ذکر تو جانے دیجئے زراعت تجارت اور صنعت غرض زندگی کے ہر شعبے میں وہ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے

مشرق وسطیٰ

یہودیوں کی اس چھوٹی سی حکومت پر نظر ڈالئے۔ یہ تو کہنے کی حاجت نہیں کہ تیل کے بعد "پورے مشرق وسطےٰ" کے ذریعہ معاش کا انحصار زیادہ تر زراعت۔ مویشی باغبانی اور زائرین کی خیرات پر ہے۔ مگر ان میں کسی شعبے میں عربوں نے قابل ذکر ترقی نہیں کی وہاں کے کسانوں میں آشوب چشم ملیریا اور گھونگے کی جو بیماری آ رہی ہے۔ وہ آج بھی موجود ہے۔ ان کے لئے نہ صحت گاہوں کا کوئی معقول انتظام ہے۔ نہ انہیں صحت بخش غذا و پانی میسر ہے۔

یہودیوں نے فلسطین میں صرف ساڑھے پانچ ہزار مربع میل پر قبضہ کر کے اپنی علمی و عملی صلاحیت کا وہ نمونہ دکھایا کہ آج وہ مشرق وسطےٰ کا ایک مثالی علاقہ بن گیا ہے۔ مشرق وسطےٰ کے دوسرے جو ممالک ہیں ان کے پاس اس سے بہت زیادہ رقبہ زمین ہے۔ عراق کا رقبہ ایک لاکھ سولہ ہزار ۶ سو مربع میل ہے ان ملکوں کی قابل کاشت زمین بھی فلسطین سے بہت زیادہ ہے۔ مصری زیر کاشت رقبہ ۵۵ لاکھ ایکڑ ہے اور عراق کا ۴۲ لاکھ ایکڑ

لیکن یہ ممالک ابھی تک یہی نوحہ کر رہے ہیں کہ جب تک "متحدہ عرب جمہوریہ" کا قیام عمل میں نہیں آئے گا یہ پورے طور پر اپنے ترقیاتی منصوبوں پر عمل نہیں کر سکتے۔ خیر ان ممالک کو جانے دیجئے جہاں شاہی حکومت تھی جیسے مصر اور عراق۔ مگر شام جہاں عرصہ سے جمہوریت قائم ہے اور فلسطین کا پڑوسی بھی ہے وہ آج کیوں پسماندہ ہے۔

اصولِ حکومت

یہودیوں کے اس علم تہذیب اور ثقافت کا نتیجہ ہے کہ ان کے خیالات میں وسعت۔ ذہن میں کشادگی اور طبیعت میں رواداری آگئی ہے۔ انہوں نے اپنی حکومت کی بنیاد "جمہوریت وسکولرازم" پر رکھی ہے۔ چنانچہ مملکت اسرائیل میں یہودیت و نصرانیت کے علاوہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت پر پابندی نہیں۔

یہودیوں کی ارض موعود

دنیا میں فلسطین ہی ایک ایسا ملک ہے جو یہودیوں کا قومی وطن ہے اس لئے انہوں نے اسے "ریاست اسرائیل" بنانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ مذہبی نقطۂ نظر سے بھی اس سرزمین کو "ارض موعود" سمجھتے ہیں۔ اور اس سے ان کی مذہبی توقعات وابستہ ہیں۔ لیکن سچ پوچھیے تو یہ خدا کی قدرت ثانیہ کے ظہور کی ایک نشانی ہی ہے۔ بائیبل اور قرآن کریم دونوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانے میں "مسئلہ فلسطین" اقوام عالم کے لئے "دردسر" بننے والا ہے اور "عرب لیگ" کے لئے دردِ جگر۔

مملکت اسرائیل اور خدائی نوشتے

فلسطین کے اندرونی حالات سے معلوم ہو چکا ہے کہ وہ لوگ نہایت امن و فراغت کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور انہوں نے باعزت روزی کا بندوبست کر لیا ہے۔ لیکن بائیبل اور قرآن پاک دونوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے ہی وقت فلسطین اور مشرق وسطےٰ پر ایک ایسی مصیبت نازل ہونے والی ہے جو دنیا میں ہلاکت تباہی و بربادی کا ایک نیا ریکارڈ قائم کرے گی۔

بائیبل کتاب حزقیل باب ۳۸ کا بیان تو یہ ہے کہ جب الست اسرائیل فلسطین میں امن سے سکونت پذیر ہو گی۔ اور مشرق وسطےٰ کے باقی ممالک پرانے طریق بود و باش پر ہوں گے۔ ان کے پاس اڑ بنگے ہوں گے نہ فصیلیں۔ مدافعت کا کوئی سامان ہوگا نہ حفاظت خود اختیاری کا۔ اس وقت ان پر "یاجوج" کا لشکر حملہ آور ہوگا۔

اور قرآن پاک کا بیان یہ ہے۔ کہ یہ فلسطین جو آج یہودیوں کے وجود سے پاک ہے۔ ایک وقت آنے والا ہے کہ وہ دنیا کی بڑی طاقتوں کا سہارا لے کر اس سرزمین میں داخل ہوں گے۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مملکت اسرائیل جس کی آج برطانیہ و امریکہ سرپرستی کر رہے ہیں اس کے قیام میں سب سے نمایاں حصہ روس نے لیا ہے اور سب سے پہلے اس نے اس مملکت کو تسلیم کیا۔

قرآن پاک اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وحرام علےٰ قریۃ
اھلکنٰھا انھم لا یرجعون
حتیٰ اذا فتحت یاجوج
وماجوج وھم من کل
حدب ینسلون۔

یعنی فلسطین کے متعلق یہ فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ اب اس میں یہودی اس وقت تک لوٹ کر نہیں آئیں گے جب تک یاجوج وماجوج نہ کھل جائیں اور پھر وہ ترقی کی تمام بلندیوں پر نہ چڑھ جائیں۔

دوسری جگہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ

فاذا جاء وعد الاخرۃ
جئنا بکم لفیفا

یعنی جب دوسرے وعدے کا وقت آئیگا تو ہم تم لوگوں کو سمیٹ سمیٹ کر فلسطین لے آئیں گے۔ اس جگہ دوسرے وعدے سے مراد مسلمانوں کا "دورِ ذلت" ہے۔

اس طرح خدا نے یہودیوں کے دوبارہ اپنے وطن میں آباد ہونے کے متعلق یہ فرمایا کہ وہ یا مسلمان ہو کر کسی ملک کے مالک ہو جائیں گے۔ یا وہ کسی بڑی طاقت کی رسی تھام کر دوبارہ فلسطین میں آباد ہو جائیں گے۔

"ضربت علیھم الذلۃ
اینما ثقفوا الا بحبل من اللّٰہ
وحبل من الناس"

یہودی جہاں کہیں رہیں ان پر ذلت کی مار پڑ گئی ہے۔ مگر یہ کہ وہ خدا یا انسان کی امان میں آ جائیں۔

کشمیری یا افغانی یہودی

اس پیشگوئی کی پہلی شق تو یوں پوری ہو گئی کہ کشمیری اور افغانی جو نسلاً یہودی ہیں۔ آج کشمیر و افغانستان کے مالک ہیں۔ ان میں افغانستان تو ایسا ہے کہ صرف اپنے ملک کا مالک ہی نہیں بلکہ وہ ماضی قریب میں دنیا کے بہت بڑے خطہ پر حکمرانی کر چکا ہے اور پیشگوئی کی دوسری شق فلسطین کی "مملکت اسرائیل" کے قیام سے پوری ہو گئی۔

یہ بات محتاج بیان نہیں کہ یہودیوں کی وہ ٹولی جو کشمیر و افغانستان سے باہر رہی ہمیشہ حوادث زمانہ کا شکار ہوتی رہی۔ مسلمانوں کے عہد حکومت میں بھی یہ "جزیرۂ عرب" سے نکالے گئے۔ یہ دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی پھیلے اور ہر جگہ علوم و فنون کی نمایاں خدمات انجام دیں۔ مگر کسی ملک نے ان کو قومی مولد و مسکن کے طور پر قبول نہیں کیا۔ وہ ہر جگہ مگر اجنبی اور بدیسی بن کر اور یہ یقیناً یہودیوں کے ماتھے پر ذلت و خواری کا بڑا ابھاری ٹیکہ تھا۔ یہ ٹیکہ بیسویں صدی میں روس۔ برطانیہ اور امریکہ نے بھی نہ دھویا ہم ہرگز کسی کے نقصان و بربادی کے خواہاں نہیں بلکہ چاہتے ہیں کہ جو جہاں ہیں وہ وفادار شہری اور "طلبگار حق" بن کر رہیں مگر بائیبل اور قرآن نے آج سے ہزاروں سال پیشتر جو خونچکاں "منظر" دکھایا ہے اسے دیکھ کر ہم کاروان مشرق کو ضرور ہشیار رہنے کی دعوت دیتے ہیں۔

فہرست چندہ دہندگان وقف جدید

(گذشتہ سے پیوستہ)

سمیع اللہ صاحب باجوہ ربوہ -/۶
صفی اللہ صاحب باجوہ ربوہ -/۶
علی شیر جان صاحب بنوں -/۸/۱۸
عطا حسین شاہ صاحب سیکرٹری محمدی محلہ گوجرہ -/۱۲
ملک سلطان محمد خان صاحب کوٹ فتح خان اٹک -/۸/۵۳
چراغ دین صاحب سیکرٹری مال عارف والہ منٹگمری -/۶
فیض الرحمٰن صاحب اکال گڑھ -/۸/۹
شیخ محمد اکبر صاحب آف کھڈیاں -/۶
صوفی غلام رسول صاحب سیکرٹری مال چک ۶/۱۱.L منٹگمری -/۴۲
محمد اکرم صاحب سیکرٹری مال لیاقت پور از چوہدری محمد شریف صاحب -/۶
کفیل الدین احمد صاحب احمد پیارہ بنگال -/۳۴
غلام قاسم صاحب سیکرٹری مال جماعت ڈاہرانوالہ -/۱۲
" " " " -/۱۸
شیخ محمد صاحب سیکرٹری مال کمال ڈیرہ سندھ -/۱۳
محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری مال چک ۱۵۲ شمالی سرگودھا -/۵۲
الیاس الدین صاحب چک ۱۲۷ بھلوال پور از چوہدری عاشق حسین صاحب -/۶
محمد اسلم صاحب سیکرٹری مال سمندری -/۱۸
محمد شفیع صاحب تلونڈی کھجور والی -/۶
محمد شریف بیگ صاحب پرانی منڈی پتوکی -/۶
میاں مٹھا صاحب سیکرٹری مال کوٹ سلطان جھنگ -/۸/۳۹
اللہ بخش صاحب سیکرٹری مال چندریکے منگولے سیالکوٹ -/۳۰
عبد الحق صاحب سیکرٹری مال بھنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ -/۱۷
ڈاکٹر طفیل احمد صاحب سیکرٹری مال چوکھلی مشرقی پاکستان -/۱۰
چوہدری محمد اختر صاحب دربیرہر دارالصدر ربوہ -/۴۸
اعجاز احمد صاحب جماعت سانگلہ ہل -/۱۷

مسعودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ ربوہ -/۳۶
محمد نصیب صاحب عارف سیکرٹری مال راولپنڈی -/۱۳/۲۰۹
فیض احمد ظفر صاحب سیکرٹری مال حیدرآباد -/۱۳
غلام الرسول صاحب سیکرٹری مال سرگودھا -/۱۱/۱۳۹
عبد الغفور صاحب کوہاٹ -/۱۸
شیخ فاروق احمد صاحب سیکرٹری مال داہن ضلع دادو -/۱۰
حکیم محمد زاہد صاحب نبگاہل -/۴۰
شیخ فضل حق صاحب ایڈووکیٹ سیکرٹری مال -/۲۶
حکیم جلال دین صاحب مڑھ بلوچاں -/۶
ماسٹر عبد اللہ خان صاحب سیکرٹری مال کھاریاں -/۸/۳۴
عبد السلام صاحب باڈی گارڈ -/۶
مبارک احمد صاحب سیکرٹری مال دار الیمن ربوہ -/۱۳
محمد یوسف صاحب چنیوٹ -/۱۰۰
محمد موسیٰ صاحب سیکرٹری مال بشیر آباد -/۳۱
محمد بشیر صاحب گھیانہ -/۶/۹۴
نور احمد صاحب سیکرٹری مال لاہور -/۱۲/۷
بشیر احمد صاحب چغتائی ۲۲ جاب روڈ واہ کینٹ -/۸/۸
خواجہ عبید اللہ صاحب دارالصدر ربوہ -/۰
عبد الحق صاحب شاکر دارالصدر جنوبی ربوہ -/۸/۹
ڈاکٹر محمد الدین صاحب واہلہ سول ہسپتال میرپور آزاد کشمیر -/۱۲
چوہدری دین محمد صاحب سیکرٹری مال بہوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ -/۴۰
عبد الرحمان صاحب واٹہ ضلع ہزارہ -/۶
خوشی محمد صاحب نمبردار کوٹ لگے شاہ ضلع گجرات -/۶
اللہ دتہ صاحب پریذیڈنٹ شیخ پور ضلع ملتان -/۹
چوہدری فیض احمد صاحب پٹواری کوٹ کرم بخش سیالکوٹ -/۱۸
محمد علی صاحب پریذیڈنٹ چک ۹۱/E.B ضلع ملتان -/۴۲

محمد شریف صاحب سیکرٹری مال عینو والی سیالکوٹ -/-/۱۸
غلام محمد صاحب چک ۲۱۲ -/-/۶
غلام احمد صاحب چک ۱۶۷ -/-/۱۰
حکیم عبد الغنی صاحب سیکرٹری مال چک نمبر ۲ خود -/-/۶
امیر علی صاحب سیکرٹری مال دوطیال جہلم -/۸/۶
الیاس الدین صاحب سیکرٹری مال چک ۱۲۷ بھلوال پور -/-/۳۰
غلام دین صاحب سیکرٹری مال گوبند پور -/-/۱۸
احمد علی صاحب ۲۷۸ نمبر کالاپور -/-/۱۰
حبیب اللہ خان صاحب ابو حنیفی سیکرٹری مال گکھڑ -/۶/۶/۱۰
سید لال شاہ صاحب امیر جماعت آنبہ -/۶/۶
نیاز احمد صاحب بحرین -/۰/۲
مس سعیدہ حبیب اللہ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ -/-/۱۰
سیکرٹری مال دار الرحمت شرقی ربوہ -/-/۷

حمید الدین احمد صاحب دار الصدر شرقی ربوہ سیکرٹری مال -/-/۳۹
سیکرٹری مال دار البرکات ربوہ -/-/۱۱
ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب سیکرٹری مال قلعہ سوبھا سنگھ -/۰/۲۲
منشی رحمت اللہ صاحب سیکرٹری مال ۴۹ R.B لائلپور -/-/۶
حکیم محمد افضل صاحب سیکرٹری مال اوپر تینیا -/-/۶
شمس الدین صاحب جوہری دادو سندھ -/-/۶
محمد شفیع صاحب پریذیڈنٹ چک ۱۱۷ R.B لائل پور -/-/۱۲
خادم علی صاحب سیکرٹری مال کلاسوالہ -/-/۱۲
ملک عظیم احمد خان صاحب بصیر پور منٹگمری -/-/۱۲
دین محمد صاحب سیکرٹری مال چک ۱۸ بہوڑو ضلع شیخوپورہ -/۱۵/۱۹
عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال کیمبل پور -/-/۸
محمد حنیف صاحب قمر سیکرٹری مال ڈیرہ غازی خان -/-/۲۱
(باقی)

چندہ جلسہ سالانہ

نظارت بیت المال شروع سال سے ہی چندہ جلسہ سالانہ کے لئے تحریک کرتی رہی ہے۔ لیکن ابھی تک جبکہ جلسہ سالانہ میں صرف دو مہینے رہ گئے ہیں۔ باقاعدہ طور پر اس چندہ کی وصولی شروع نہیں ہوئی۔ اب چونکہ بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ اس لئے تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس کرتا ہوں کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پچھلے کئی سالوں سے اس چندہ کی وصولی میں نمایاں طور پر زیادتی ہو رہی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک لیکن جس نسبت سے چندہ میں زیادتی ہو رہی ہے جلسہ میں شریک ہونے والے دوستوں کی تعداد میں اس سے بھی بڑھ کر زیادتی ہو جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ہر سال آمد کے مقابلہ میں خرچ بہت بڑھ جاتا ہے۔

اس سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ دوست جلسہ سالانہ پر آنے کی کوشش کریں۔ پس خرچ اور بھی زیادہ ہوگا۔ لہٰذا ہر جماعت کو چاہیئے کہ اس سال چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے غیر معمولی طور پر زیادہ کوشش کریں۔ تمام احباب سے اس چندہ کی پوری وصولی کی جائے۔ اور کسی دوست کو نظر انداز نہ ہونے دیا جائے تا جلسہ کا خرچ چندہ جلسہ سالانہ کی آمد سے پورا ہو جائے۔ اور دوسرے کاموں میں کوئی حرج واقع نہ ہو۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے عزیز بھائی بشیر احمد صاحب کو مورخہ ۱۵ اکتوبر کو ناگہانی طور پر چھت گر جانے سے شدید ضربات آئی ہیں۔ انہیں میو ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ حالت سخت کمزور ہے بزرگان سلسلہ سے دعا کا خواستگار ہوں (محمود احمد معلم حلقہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ)

۲۔ عزیزم منور احمد قریباً تین ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب سے اس کی جلد صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد شفیع ہیڈ کلرک۔ چیفس کالج لاہور

۳۔ میرا خورد سال بچہ عزیزی جمیل احمد خان بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام اس کی صحت عاجلہ کاملہ۔ درازیٔ عمر اور نیک بننے کے لئے دعا فرمائیں

ام جمیل خان ۔۔۔ لاہور

مشرقی پاکستان میں سماج دشمن عناصر کے خلاف مارشل لاء کے حکام کی مہم

شہروں کو صاف ستھرا رکھنے کے اقدامات

ڈھاکہ ۲۴ اکتوبر۔ مشرقی پاکستان میں مارشل لاء کے حکام نے سماج دشمن عناصر کے خلاف جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ وہ پورے زور شور سے جاری ہے۔ اور اس سلسلہ میں اب تک بیسیوں ایسے افراد کو پکڑ کر انہیں مناسب سزائیں دی جا چکی ہیں۔ دریں اثناء شہروں اور قصبوں کو صاف ستھرا رکھنے کے مسئلہ پر بھی پوری توجہ دی جا رہی ہے۔

کل ڈھاکہ میں ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس اور ایک کانسٹیبل کو رشوت ستانی کے الزام میں معطل کر دیا گیا۔ نرسنگی بازار میں دو افراد کو بیڑی کے مبینہ طور پر سمگل شدہ پتے اپنے قبضہ میں رکھنے پر گرفتار کیا گیا۔ ڈھاکہ میونسپلٹی نے شہر میں صفائی کی زبردست مہم شروع کر رکھی ہے۔ سڑکوں کی مرمت کی جا رہی ہے۔ اور ان پر کوڑا کرکٹ پھینکنے کے لئے ڈرم رکھے جا رہے ہیں۔ میونسپلٹی کا عملہ ہمہ وقت اپنے کام میں مصروف رہتا ہے۔ اور اس پر کڑی نگرانی رکھی جاتی ہے

چاٹگام میں مارشل لاء کے سب ایڈمنسٹریٹر نے ایسے تمام مویشیوں کے ذبیحہ کی ممانعت کر دی ہے۔ جن کے پیٹ میں بچہ ہو۔ اس حکم کی خلاف ورزی کی کم سے کم سزا سات سال مقرر کی گئی ہے۔ چاٹگام کے ایک ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن اور ایک کلرک کو اس الزام میں گرفتار کر لیا گیا کہ انہوں نے ایک بحری جہاز "آروندا" کو گوشت کی سپلائی کے لئے ایسے کئی جانور ذبح کر ڈالے تھے۔ جن کے پیٹ میں بچہ تھا۔ چاٹگام کی ایک بڑی تجارتی فرم سے کل بڑی تعداد میں لوہے کی چادریں اور پائپ برآمد ہوئے۔ جو وہاں ناجائز طور پر ذخیرہ کئے گئے تھے۔ فرم کے منیجر کو گرفتار کر لیا گیا۔ اٹھارہ افراد کو ٹرینوں میں بلا ٹکٹ سفر کرتے ہوئے پکڑا گیا۔ ان میں سے ہر ایک کو پچاس روپے جرمانہ کی سزا دی گئی۔ اور نیز مجرموں کو ایک ایک سال کے لئے جیل بھیج دیا گیا ہے۔

ریلوے کے ایک ملازم کو بلا ٹکٹ سفر کرنے پر سات روز قید بامشقت کی سزا دی گئی۔ اس قسم کے چھ دوسرے ملازموں کو بیس بیس روپے جرمانہ کیا گیا۔

اس دوران میں کاکس بازار کی فوجی عدالتوں نے چار بلیک مارکیٹوں کو قید اور جرمانہ کی سزائیں دیں۔ ان سے مجموعی طور پر ساڑھے پانچ ہزار روپے جرمانہ وصول کیا گیا میمن سنگھ میں دو افراد کو اس بناء پر گرفتار کیا گیا کہ انہوں نے ہنڈی کے ذریعے پاکستانی کرنسی بھارت کو سمگل کی تھی۔

کومیلا میں ٹریفک قواعد کی خلاف ورزی پر اٹھائیس رکشا والوں۔ دو بیل گاڑی والوں اور دو سائیکل سواروں کو گرفتار کیا گیا۔ اور یک گشتی عدالت نے انہیں دس سے بیس روپے تک کی سزائیں دیں۔

پبنہ اور سید پور سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق وہاں اشیائے صرف کے نرخ برابر گرتے جا رہے ہیں اور مارشل لاء کے حکام عوام کے تعاون سے شہروں کو صاف ستھرا رکھنے کے اقدامات کر رہے ہیں۔

موسم کی مصنوعی تبدیلی

برلن ۲۳ اکتوبر۔ مغربی جرمنی کے سائنسدان سردیوں کی یخ بستہ ہواؤں کو بہار کے خوشگوار اور جاں فزا ماحول میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اگرچہ ابھی انہوں نے اس سلسلے میں بڑے چھوٹے پیمانے پر آغاز کیا ہے۔ لیکن توقع ہے کہ بہت جلد ان کی دریافت سے بڑے پیمانے پر استفادہ کیا جانے لگے گا۔ ان سائنسدانوں نے سردست فلوڈا کے قصبے کے قریب تیراکی کے ایک تالاب کے پانی ― اور اس کے آس پاس کی فضا کو تمام سال گرم رکھنے کا بندوبست کیا ہے۔ اور اس سلسلے میں وہ "انفرا ریڈ ریڈی ایشن سسٹم" سے کام لے رہے ہیں امید ہے کہ بہت جلد دوسرے تالابوں کو بھی اسی طرح تمام سال گرم رکھا جا سکے گا اس سے مغربی جرمنی میں سیاحوں کی زیادہ آمد کے امکانات بہت بڑھ گئے ہیں۔

ٹرین اور بس کے تصادم میں نو ہلاک

کولمبو ۲۳ اکتوبر۔ پرسوں کولمبو سے پینتیس میل دور ایک ٹرین اور مسافر بس کے تصادم کا جو حادثہ پیش آیا تھا۔ اس میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد نو تک پہنچ گئی ہے اس کے علاوہ بیس افراد مجروح ہوئے ہیں یہ حادثہ ایک ایسی ریلوے کراسنگ پر پیش آیا۔ جس پر کوئی رکاوٹ نہیں لگی ہوئی تھی

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ منیجر

خروشیف نے اقوام متحدہ کی مستقل فوج کی تجویز مسترد کر دی

ہم بریگیڈیئر قاسم کی پیروی کرنے والوں کا خیر مقدم کریں گے

ماسکو ۲۳ اکتوبر۔ وزیر اعظم روس مسٹر نکیتا خروشیف نے اقوام متحدہ کی ایک مستقل فوج قائم کی تجویز کو قطعی طور پر مسترد کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ روس اس تجویز کو ہرگز کامیاب نہیں ہونے دے گا۔

مسٹر خروشیف نے اندیشہ ظاہر کیا کہ اس فوج کی لگام امریکیوں کے ہاتھوں میں ہوگی اور اس سے محض نو آبادیاتی نظام کو برقرار رکھنے کا کام لیا جائے گا۔

روسی وزیر اعظم نے یہ بات کل رات ایک استقبالیہ تقریب میں کہی۔ جو متحدہ عرب جمہوریہ کے ایک وفد کے اعزاز میں منعقد ہوئی تھی۔ اس وفد کی قیادت جمہوریہ کے نائب صدر مارشل عبدالحکیم عمرو کر رہے ہیں۔

مسٹر خروشیف نے کہا کہ نو آبادیاتی نظام کے حامی خود کو ہم پر مسلط نہیں کر سکتے۔ اور ان کے مقابلے کے لئے ہمارے پاس کافی فوج موجود ہے۔ اردن اور لبنان میں انگلو امریکی فوجیں اترنے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر خروشیف نے کہا سامراجیوں نے ان ملکوں میں اپنی فوجیں اتارنے پر روپیہ خرچ کیا اور پھر وہاں سے انخلا پر انہیں روپیہ صرف کرنا پڑا ہے۔ اقتصادی اور سیاسی دونوں نقطہ نظر سے یہ ایک احمقانہ بات ہے۔

مسٹر خروشیف نے دعویٰ کیا کہ روس ایک پر امن پالیسی پر کاربند ہے اور وہ کسی ملک کے داخلی معاملات میں مداخلت نہیں کرتا۔ عرب ملکوں سے روس کے "دوستانہ تعلقات" کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا ہماری دوستی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ روس عرب ملکوں کی دولت پر آنکھ نہیں رکھتا۔ اگر اسے کسی چیز کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ خرید لیتا ہے چھینتا نہیں (دو)

باٹا کی قیمتوں میں مزید تخفیف

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ عوام کو زیادہ چھوٹ دینے کے لئے باٹا شو کمپنی (پاکستان) لمیٹڈ نے اپنی متعدد مصنوعات بالخصوص کینوس کے جوتوں کی قیمت میں مزید تخفیف کر دی ہے۔ اس وقت کمپنی کے پاس کینوس کے پندرہ لاکھ جوتے ہیں اور ان کی قیمتوں میں مزید تخفیف سے خریداروں کو آٹھ لاکھ روپے کی بچت ہوگی

کمپنی نے یہ تخفیف اس توقع پر کی ہے کہ اسے زیادہ خام مال معقول نرخوں پر مل سکے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ کارخانے میں کفایت اور پیداوار کی صلاحیت بڑھانے کی کوشش بھی کی جائے گی۔

روس مسٹر خروشیف نے "عراق کے انقلاب" اور بریگیڈیئر عبدالکریم قاسم کی تعریف کی۔ اور کہا کہ یہ راستہ جو بھی اختیار کرے گا ہم اس کا خیر مقدم کریں گے۔

مارشل عبدالحکیم عمرو نے اپنی جوابی تقریر میں مغربی طاقتوں پر نکتہ چینی کی اور الزام لگایا کہ ان سامراجی طاقتوں نے اسرائیل کی ریاست محض اس لئے قائم کی ہے کہ مشرق وسطیٰ میں جارحانہ کارروائیوں کے لئے ایک اڈہ ان کے پاس رہے۔ اور وہ اس علاقے کے امن کے لئے مستقل خطرہ بنے رہیں

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال با اختیارات اسپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ ۱۹ فک الرہن واقع موضع ٹبہ گلی تحصیل شورکوٹ ― منظور حسین ولد نبی بخش نابالغ بولایت محمد خاں ولد مراد خاں سکنہ ٹبہ گلی تحصیل شورکوٹ بنام خان چند۔ ہاڑی رام۔ چانن رام پسران سافونہ رام سکنہ حونجل حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ ۔۔ کا ½ حصہ بقدر ے کنال ۔ مرلہ ٹبہ گلی مندرجہ بالا میں خان چند وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۱۰/۱۱/۵۸ حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ ۱۳/۱۰/۵۸ بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت جاری کیا گیا۔

مہر عدالت ― دستخط حاکم

گذشتہ گیارہ سال میں مشرقی پاکستان کو پچاس ۵۰ کروڑ روپے کا خسارہ

وزارتوں نے اندھا دھند خرچ کر کے صوبہ کا دیوالہ نکال دیا

ڈھاکہ ۲۴ اکتوبر۔ مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ جنرل محمد ایوب خان نے ہدایات جاری کی ہیں کہ مشرقی پاکستان کی مالی حالت سدھارنے کے لئے مالی و انتظامی اقدامات کئے جائیں۔ اس امر کا اعلان کل یہاں ایک پریس نوٹ میں کیا گیا ہے۔ پریس نوٹ کے مطابق سپریم کمانڈر نے یہ حکم بھی دیا ہے کہ ایک متوازن ترقیاتی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے فوری کارروائی کی جائے۔

پریس نوٹ میں آزادی کے بعد سے ۵۸-۱۹۵۷ء کے مالی سال کے اختتام تک صوبہ کی مالی حالت کا جائزہ لیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ جنرل محمد ایوب نے اپنے قیام ڈھاکہ کے دوران مشرقی پاکستان کی مالی حالت پر گہری توجہ سے غور کیا ہے۔ سپریم کمانڈر نے یہ محسوس کیا ہے کہ اس چھان بین کا جو نتیجہ برآمد ہوا ہے۔ عوام کو اس سے آگاہ کرنا ضروری ہے تاکہ انہیں اس امر کا احساس ہو جائے کہ وزارتیں یکے بعد دیگرے کس بری طرح سے حکومت کرتی رہی ہیں اور بغیر ذمہ داری کا اظہار کرتی رہی ہیں۔

پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ آزادی کے بعد سے لے کر ۵۸-۱۹۵۷ء کے مالی سال کے خاتمہ تک کے عرصہ میں صوبائی خزانہ کو پچاس کروڑ روپے سے زیادہ کا خسارہ ہوا ہے۔ اس میں تیس ۳۰ کروڑ روپے کا خسارہ ۵۵-۱۹۵۴ء ۱۹۵۵ء کے مالی سال کے بعد ہوا ہے یعنی پچاس کروڑ روپے کے خسارہ کی رقم میں ۲۷ کروڑ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

کا خسارہ کاشتکاروں اور دوسرے لوگوں کو قرضے دینے اور قریباً ۱۳ کروڑ روپے کا گھاٹا غلہ کی خریداری اور فروخت کے سلسلہ میں ہوا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ غلہ کی خریداری کے لئے ۱۳ کروڑ روپے کی اس رقم کے علاوہ ۱۸ کروڑ روپے کی رقم مرکزی حکومت نے گذشتہ تین سال میں اسی مد میں صرف کی۔

قرضے اور پیشگیاں

ان خساروں کو پورا کرنے کے لئے صوبہ نے نہ صرف مرکز سے ۳۴ کروڑ روپے سے زیادہ قرضے اور پیشگیاں وصول کیں۔ بلکہ وہ نقد وسائل بھی ختم کر دیے۔ جو حکومت کے پاس بینکر کی حیثیت سے بلدیاتی اداروں کے پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ کی صورت میں جمع تھے۔ اس کے علاوہ صوبہ نے سٹیٹ بنک آف پاکستان سے اپنے حساب سے زیادہ روپیہ نکلوایا جو ایک دفعہ ۱۴ کروڑ روپے سے بھی زیادہ تھا۔

کسی صوبہ کے آمدنی کے بجٹ میں کرنٹ اکاؤنٹ کے اخراجات کرنٹ انکم سے پورے کئے جاتے ہیں۔ لیکن مشرقی پاکستان میں بجٹ متوازن کرنے میں حکومتوں کی ناکامی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ خسارے کی رقم بڑھتے بڑھتے ۲۷ کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔ یہ خسارہ اس حقیقت کا غماز ہے کہ سابقہ حکومتیں اپنے وسائل کا اندازہ کئے بغیر اندھا دھند خرچ کرتی رہی ہیں اپنے وسائل میں رہ کر خرچ نہ کرنے کی روش ۵۵-۱۹۵۴ء میں اور نمایاں ہو گئی۔ اخراجات میں بے پناہ اضافہ ہوا اور ۵۶-۱۹۵۵ء میں جو خسارہ ۲۸ کروڑ ۴۹ لاکھ روپے تھا۔ وہ ۵۹-۱۹۵۸ء میں ۴۱ کروڑ ۱۵ لاکھ روپے تک پہنچ گیا۔ یہ سب کچھ اس حقیقت کے باوجود ہوا کہ ان تین سالوں میں صوبہ کی آمدنی میں صرف ساٹھ لاکھ روپے کا اضافہ ہوا تھا۔

اس عرصہ میں (۵۵-۱۹۵۴ء کے بعد سے ۵۹-۱۹۵۸ء تک) حکومت کے دفتری اخراجات میں ۴۰ فیصدی کا اضافہ ہو گیا

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگرچہ سرکاری سرگرمیوں میں کوئی ایسا اضافہ نہیں ہوا جو عملہ میں اس غیر معمولی توسیع کی وجہ جواز بن سکے کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ محض اپنے لوگوں کی پرورش کے لئے بلاوجہ آسامیاں پیدا کی گئیں اس قسم کی بے تحاشا فضول خرچی سے صوبہ کا قریباً دیوالیہ نکل گیا۔ اس پر طرہ یہ کہ وصولی کی طرف چنداں توجہ نہ دی گئی۔ عوام میں مقبولیت اور ہر دلعزیزی حاصل کرنے کی غرض سے گذشتہ تین سال میں دو کروڑ روپے روپے کی ایسی رقم چھوڑ دی گئی۔ جو زرعی قرضوں اور مالگذاری کے بقایا جات کی صورت میں لوگوں کی طرف سے حکومت کو واجب الادا تھی۔ بورڈ آف ریونیو نے بقایا جات کی وصولی کے لئے جو کوشش کی انہیں سیاسی مداخلت سے ناکام بنا دیا گیا۔ اور نادہندگان کے خلاف کارروائی کرنے کے متعلق ریونیو بورڈ کے اختیارات کم کر دیئے گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مالگذاری کے بقایا جات کی مجموعی رقم اب ۱۲ کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہے

سابقہ حکومتیں مسلسل اپنے وسائل کی کمی کا رونا روتی رہی ہیں۔ حالانکہ یہ کمی خود انہی کے کرتوتوں کا نتیجہ تھی۔ یہ حکومتیں ایک طرف تو روپیہ پانی کی طرح خرچ کرتی رہیں۔ اور دوسری جانب وصولیوں کی جانب چنداں توجہ نہ دی گئی۔ یہ حکومتیں کچھ سیاسی وجوہ کی بنا پر اور کچھ اپنی نااہلی کو چھپانے کی غرض سے صوبہ کے اخراجات میں اضافے کا الزام مرکز کے سر پر تھوپ کر صوبہ کو زیادہ امداد دینے کا مطالبہ کرتی رہیں۔ حالانکہ وہ جانتی تھیں کہ وہ مرکز سے جس رقم کا مطالبہ کر رہی ہیں وہ مرکز کے وسائل میں نہیں۔

مرکزی امداد

پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ صوبہ کی حکومتیں مرکز سے ترقی کے لئے امداد بڑھانے کا مسلسل مطالبہ کرتی رہی ہیں۔ حالانکہ مرکز نے ۴۸-۱۹۴۷ء کے بعد اب تک مشرقی پاکستان کو اس مقصد کے لئے ایک ارب روپے کی جو رقم بطور قرض دی ہے اسے کسی ترقی کے کام میں نہیں لگایا گیا۔ انہوں نے ترقیاتی مقاصد کے لئے مخصوص رقم کا غلط استعمال کرنے سے بھی پس و پیش نہیں کیا۔ ان حکومتوں نے منصوبوں ـــ جن میں سے بیشتر منصوبے بڑی معمولی نوعیت کے تھے۔ پر اخراجات کسی منظوری کے بغیر قاعدہ قانون کو نظر انداز کر کے شروع کئے تھے۔ مثال کے طور پر کئی سڑکوں پر کام شروع کرتے وقت اس امر کی ذرا بھی پرواہ نہ کی گئی کہ کن سڑکوں کو اولیت دینی چاہیئے۔ انہوں نے وہ سڑکیں بنوائیں جو بعض وزیروں اور دوسرے بااثر لوگوں کے حلقہ انتخاب میں تھیں۔ ایک وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر صوبائی اسمبلی کے ارکان کے لئے بڑی عجلت سے ڈھاکہ میں دو ہوسٹل تعمیر کرائے گئے۔ ان ہوسٹلوں کی تعمیر کے اخراجات کا نہ تخمینہ لگایا گیا اور نہ منظوری حاصل کی گئی۔ اس قسم کی اور کئی مثالیں مل سکتی ہیں۔

پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ نئی حکومت کو سابقہ حکومتوں سے جو مالی مسائل ترکہ میں ملے ہیں وہ بڑے سنگین اور پیچیدہ ہیں اور انہیں تندہی سے حل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ سپریم کمانڈر نے ان مسائل کا بڑی ہمدردی سے مطالعہ کیا ہے اور ایسے مالی و انتظامی اقدامات کرنے کا حکم جاری کیا ہے جو صوبہ کی مالی حالت سدھارنے اور اسے ترقی و مالی استحکام کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے ضروری ہوں۔ سپریم کمانڈر نے اس امر کی بھی ہدایت کی ہے کہ ایک متوازن ترقیاتی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے فوری کارروائی کی جائے۔

درخواست دعا } مجھے پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے مگر چونکہ بیماری طول پکڑ کر بگڑ چکی ہے اسلئے اسکے علاج پر بھی کافی عرصہ لگیگا احباب دعا فرماتے رہا کریں۔ خاکسار ملک عزیز احمد میو ہسپتال، لاہور